بارہواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز پیر 9 مارچ 2015

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات:۔

1۔ یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

2۔ تحفظ ماحول

بروز جمعۃ المبارک 23 مئی 2014 اور پیر 29 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع ساہیوال: محکمہ تحفظ ماحول کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*2847: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ساہیوال میں تحفظ ماحول کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں عہدہ، گریڈ وائز کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل مدوائز بتائیں؟

(د) ان دفاتر میں اس ضلع خاص طور پر ساہیوال شہر میں فضائی آلودگی پر کنٹرول پانے کے لئے جو اقدامات پچھلے دو سالوں کے دوران اٹھائے گئے ان کی تفصیل فراہم کریں؟

(ہ) اس ضلع میں آبی آلودگی کے کون کون سے عوامل ہیں اور ان عوامل کے سدباب کے لئے یہ محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2014)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ تحفظ ماحول کا ایک ہی دفتر ہے۔ جو کہ 274/Bvii موکل کالونی نور شاہ روڈ پر واقع ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول ساہیوال میں ملازمین کی تفصیل:۔

سیریل نمبر	نام	عہدہ	گریڈ
1	عبدالقیوم	ڈسٹرکٹ آفیسر	17
2	محمد اکبر	انسپکٹر	13
3	خالی سیٹ	انسپکٹر	13
4	خالی سیٹ	انسپکٹر	13
5	خالی سیٹ	سینئر کلرک	09

6	محمد ارشد	جونیئر کلرک	07
7	سیف العباس	فیلڈ اسسٹنٹ	06
8	محمد عمران غازی	فیلڈ اسسٹنٹ	06
9	محمد عمران	فیلڈ اسسٹنٹ	06
10	محمد تحسین افتخار	ڈرائیور	04
11	فلک شیر	نائب قاصد	01
12	محمد عثمان	چوکیدار	01
13	خالی سیٹ	سینٹری ورکر	01

نوٹ سینئر کلرک کی خالی سیٹ پر عمر دراز، جونیئر کلرک BS-07 کام کر رہا ہے۔

(ج) <u>2011-2012 کے اخراجات</u>

ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں اخراجات=2082442 روپے

دیگر دفتری اخراجات= 214240 روپے

<u>2012-2013 کے اخراجات</u>

ملازمین کی تنخواہوں کی مد میں اخراجات=2562860 روپے

دیگر دفتری اخراجات= 416090 روپے

(د) ضلع ساہیوال میں فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے شور اور دھواں پیدا کرنے والی گاڑیوں کے خلاف ٹریفک پولیس کے تعاون سے مربوط مہم جاری کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چیک شدہ گاڑیوں کی تعداد= 1080 جرمانہ -/695700 روپے

اسکے علاوہ فضائی آلودگی کا سبب بننے والے کارخانوں، فیکٹریوں، رائس ملز، بھٹہ خشت اور دیگر کو ماحولیاتی تحفظ ایکٹ 1997 (ترمیم شدہ 2012) کے تحت 62 انوائرنمینٹل آرڈرز (EPOs) جاری کیے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

انڈسٹریز	EPOs کی تعداد

کاٹن فیکٹری	7
رائس ملز	3
آٹا چکی	1
بھٹہ خشت	19
ماربل فیکٹری	18
موبائل ٹاورز	11
فاونڈری یونٹ	01
پولٹری فارم	02

(ہ) ضلع ساہیوال میں آبی آلودگی پیدا کرنے کے اسباب میں میونسپل ویسٹ واٹر بشمول ہسپتالوں، چمڑا بنانے والی فیکٹریاں و دیگر فیکٹریوں سے خارج ہونے والا ویسٹ واٹر شامل ہے اس سلسلے میں 100 انوائرنمینٹل پروٹیکشن آرڈرز (EPOs) جاری کیے گئے جنکی تفصیل درج ذیل ہے۔

انڈسٹریز	EPOs کی تعداد
پیپر ملز	2
ٹینری یونٹ	9
ملک فوڈ یونٹ	1
ہاؤسنگ کالونیاں	7
ہسپتال	56
آئس فیکٹریاں	13
تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن	2

<u>(تاریخ وصولی جواب 10 فروری 2014)</u>

بروز جمعتہ المبارک 23 مئی 2014 اور بروز پیر 29 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع ساہیوال: محکمہ تحفظ ماحول کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2848: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران محکمہ تحفظ ماحول کے لئے کتنی رقم فراہم کی گئی، تفصیل سال وائز بتائیں؟

(ب) یہ رقم کس کس مد کے لئے فراہم کی گئی؟

(ج) اس رقم سے فضائی آلودگی اور آبی آلودگی کی روک تھام کے لئے کون کونسے منصوبے شروع کئے گئے، ان منصوبہ جات کے نام، تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) ساہیوال شہر کا فضائی آلودگی کا لیول کیا ہے مقررہ حد سے فضائی آلودگی کا لیول کتنا زیادہ ہے اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی یکم دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2014)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع ساہیوال کو سال 12-2011 کے دوران -/24,81,000 Rs (چوبیس لاکھ اکاسی ہزار روپے) جبکہ سال 13-2012 کے دوران -/31,97000 (اکتیس لاکھ ستانوے ہزار روپے) کی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) یہ رقم غیر ترقیاتی اخراجات مثلاً ملازمین کی تنخواہوں اور دفتری اخراجات کی مد میں فراہم کی گئی۔

(ج) فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کوئی منصوبہ نہ بنایا گیا تھا اور نہ ہی اس مد میں کوئی رقم خرچ ہوئی کیونکہ محکمہ تحفظ ماحول کا کردار ریگولیٹری ہے۔ اس محکمے کا کام تحفظ ماحول ایکٹ 1997ء پر عملدرآمد کراتے ہوئے Polluters کے خلاف کارروائی کرنا ہے جبکہ آلودگی کنٹرول کرنے کے منصوبہ جات متعلقہ سرکاری و پرائیویٹ اداروں کا کام ہے۔

(د) شہری علاقوں میں اہم گیسیں مثلاً سلفرڈائی آکسائیڈ، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور اوزون کی مقدار National Environmental Quality Standards سے متجاوز نہ ہے تاہم کمرشل علاقوں و مصروف شاہراہوں پر سلفرڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ اور گرد و غبار کی مقدار National Environmental Quality Standard سے بعض اوقات تجاوز کر جاتی ہے۔ اس کی وجہ قدرتی موسمیاتی عوامل، گاڑیوں و فیکٹریوں کا دھواں اور سڑکوں کے Divider اور کناروں پر مٹی کی موجودگی و کچا ہونا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2014)

بروز جمعرات 11 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

جہلم شہر دریائے کے کنارے پر گرین بیلٹ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*765: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 6 سال قبل جہلم شہر کی حدود میں دریائے جہلم کے کنارے گرین بیلٹ بننا شروع ہوئی اور پھر اس پر کام رک گیا؟

(ب) مذکورہ کام کب شروع ہوا اور آج تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ج) مذکورہ کام کے پراجیکٹ کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(د) حکومت مذکورہ کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 27 جون 2013ء   تاریخ ترسیل 19 اگست 2013)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ 6 سال قبل جہلم شہر کی حدود میں دریائے جہلم کے کنارے گرین بیلٹ بننا شروع ہوئی تھی۔

(ب) تفریحی پارک بنانے کا کام شروع نہ ہو سکا جس کی تفصیل جزو (ج) میں دی گئی ہے۔

(ج)6سال قبل وزیر اعلیٰ کے حکم پر ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جہلم نے دریائے جہلم کے کنارے تفریحی پارک بنانے کے لئے 525کنال اور دس مرلہ جگہ تجویز کی جو کہ محکمہ آبپاشی کی ملکیت ہے اور اس جگہ کا حدود اربعہ ایک پٹی کی صورت میں دریائے جہلم کے دائیں کنارے پر ہے۔اس جگہ کی چوڑائی اوسطاً 177فٹ اور لمبائی 1کلو میٹر ہے۔

ٹی ڈی سی پی کے فیلڈ آفیسر نے اس جگہ کا جائزہ لیا اور اس جگہ کو تفریحی پارک بنانے کے لئے مناسب نہ سمجھا کیونکہ یہ جگہ محکمہ آبپاشی نے بند بنانے کے لئے لی تھی اور محکمہ آبپاشی نے اس جگہ کو اس شرط پر دینے کی اجازت دی کہ وہ کسی بھی وقت اس جگہ کو سیلاب کی روک تھام کے لئے واپس لے سکتا ہے۔

مزید برآں محکمہ آبپاشی نے یہ شرط بھی لگائی کہ یہاں کسی بھی قسم کا اسٹرکچر بھی نہیں بنایا جا سکتا۔اس جگہ کو سیلاب کا خطرہ بھی تھا۔ان مجبوریوں کی وجہ سے اس جگہ کو تفریحی پارک بنانے کے لئے مناسب نہ سمجھا گیا اور یہاں پر کام شروع نہ ہو سکا۔

(د)مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر کام شروع ہی نہیں ہو سکا اور نہ شروع کیا جا سکتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 21فروری 2014)</u>

بروز جمعرات 11دسمبر 2014کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

<u>ضلع جہلم:ٹورنامنٹس کا انعقاد و دیگر تفصیلات</u>

<u>*1185: محترمہ راحیلہ انور:</u> کیا وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف)ضلع جہلم میں محکمہ نے سال 12۔2011اور 13۔2012میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹ کروائے اور ان پر اخراجات کیا آئے؟

(ب)ضلع جہلم میں خواتین کی سپورٹس کے لیے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ج)کیا ضلع جہلم میں سپورٹس اسٹیڈیم تعمیر کرنے کا کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(د)ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کن مقاصد کے لیے بنائی جاتی ہے اور ضلع جہلم میں کون کون سے ممبران پر کمیٹی مشتمل ہے؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 12 ستمبر 2013)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ضلع جہلم میں 12-2011 میں پنجاب سپورٹس فیسٹیول 2012 تحصیل مقابلہ جات سے صوبائی مقابلہ جات اور لوکل سپورٹس مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن پر مبلغ -/18,56,333 روپے خرچ ہوئے۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور 13-2012 میں پنجاب یوتھ سپورٹس فیسٹیول 2012 تحصیل مقابلہ جات سے صوبائی مقابلہ جات اور لوکل سپورٹس مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ جن پر مبلغ -/14,97,725 روپے خرچ ہوئے۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جہلم میں خواتین کے مقابلے سکول اور کالج کی سطح پر کروائے جاتے ہیں۔ پرائیویٹ سیکٹر جہلم ڈسٹرکٹ میں خواتین کا کھیلوں کی طرف رجحان نہ ہے۔ اس کے باوجود ایک بڑا پراجیکٹ انٹرنیشنل سائز جمنیزیم تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کے بعد خواتین کو بہت سے کھیلوں کے مواقع مہیا کئے جائیں گے جو کہ اس سے پہلے جہلم میں سہولت موجود نہ ہے۔

(ج) ضلع جہلم میں جگہ کی قلت کی وجہ سے اسٹیڈیم کا منصوبہ زیر غور نہ ہے۔ پہلے سے تعمیر شدہ اسٹیڈیم پنڈدادنخان، منی اسٹیڈیم سوہاوہ اور سید ضمیر جعفری اسٹیڈیم جہلم موجود ہیں اور گورنمنٹ ہائی سکول فار بوائز جہلم کی گراؤنڈ اپ گریڈ جا چکی ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول چک جمال کی گراؤنڈز زیر تعمیر ہے۔ انٹرنیشنل سائز جمنیزیم تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ جس میں ان ڈور تمام کھیلوں کی سہولیات خواتین و مردوں کے لئے فراہم ہوں گی۔

(د)ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی / کونسل ضلع میں کھیلوں کی ترویج وترقی کے لئے بنائی جاتی ہے۔ ضلع جہلم کے ممبرانوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7نومبر 2013)

بروز جمعرات 11 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: مغل بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی کے مقبرہ کی ابتر صورتحال کی تفصیلات

*2670: ڈاکٹر نوشین حامد: کیاوزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 144 بیگم پورہ لاہور میں مغل دور کے بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی کا مقبرہ ہے؟

(ب) مذکورہ مقبرہ کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مقامی باا‌ثر لوگوں نے مقبرہ کی چاردیواری مسمار کر دی ہے اور مقبرہ کی زمین پر قبضہ کر لیا ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب اس تاریخی مقبرہ کی زمین کو با اثر لوگوں کے قبضہ سے چھڑانے اور مقبرہ کی عمارت کو مسمار ہونے سے بچانے کے لئے ان لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 30 نومبر 2013)

جواب

وزیر امور نوجواناں، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) پی پی 144 بیگم پورہ لاہور میں مغل دور کے بادشاہ شاہ جہاں کی بیٹی سے منسوب کوئی مقبرہ موجود نہ ہے تاہم اس علاقہ میں "دائی انگہ" کا مقبرہ موجود ہے جو شاہ جہاں کی دائی تھی۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ بادشاہ جہاں کی بیٹی سے منسوب کوئی مقبرہ نہ ہے تاہم ایک مقبرہ "دائی انگہ" کے نام سے موجود ہے جس کا رقبہ تقریباً 3 کنال ہے۔

(ج) دائی انگہ کا مقبرہ گلابی باغ کے اندر واقع ہے۔ یہ مقبرہ ایک باغ کے اندر تعمیر کیا گیا تھا تاہم سکھ عہد میں یہ باغ ختم ہو گیا اور اس کی زمین کا انتقال مختلف لوگوں کے نام کر دیا گیا۔ محکمہ مال کے ریکارڈ کے مطابق یہاں کسی قم کا قبضہ نہیں ہے اور تمام لوگ اس جگہ کے 1960ء سے قبل کے مالک ہیں۔

PHA کو تجویز دی گئی ہے کہ اگر وہ مقبرہ کے باغ کو توسیع دینا چاہتے ہیں تو مقبرہ کے مغرب میں واقع نجی اراضی کے مکانات کو خرید لیا جائے اور باغ کی توسیع کر دی جائے۔

(د) جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ مقبرہ "دائی انگہ" کی زمین پر کسی قسم کا قبضہ نہ ہے لہذا حکومت پنجاب کسی کے خلاف کارروائی کا ارادہ نہ رکھتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 اپریل 2014)</u>

بروز جمعرات 11 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

<u>ساہیوال: کھیل کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات</u>

*<u>3871: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:</u> کیا وزیر امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال کی حدود میں کس کس کھیل کے گراؤنڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) اس ضلع کی حدود میں حکومت کس کس کھیل کے گراؤنڈ کہاں کہاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) سال 12-2011ء اور 13-2012ء کے دوران ان گراؤنڈز پر کتنی رقم کون کون سے کام پر خرچ کی گئی؟

(د) سال 14-2013ء میں کتنی رقم ان گراؤنڈ کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ہ) اس ضلع کی حدود میں خواتین کے لئے کس کس جگہ کھیلوں کے گراؤنڈز کس کس کھیل کے ہیں؟

(و) حکومت اس ضلع میں خواتین کے لئے مزید کتنے گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 فروری 2014 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014)

جواب

وزیر امور نوجوانان، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال کے زیر کنٹرول گراؤنڈز:۔

1۔ شیخ ظفر علی سٹیڈیم ساہیوال	(اتھلیٹکس)
2۔ سپورٹس ہاکی گراؤنڈ ساہیوال	(ہاکی)
3۔ جمخانہ کرکٹ کلب ساہیوال	(کرکٹ)
4۔ ڈسٹرکٹ جمنیزیم ساہیوال	(ان ڈور تمام گیمز)
5۔ مظفر قادر باسکٹ بال کورٹ ساہیوال	(باسکٹ بال)
6۔ مظفر قادر بیڈمنٹن ہال ساہیوال	(بیڈمنٹن)
7۔ جناح سٹیڈیم ساہیوال	(کرکٹ)
8۔ رائے علی نواز فٹ بال گراؤنڈ فرید ٹاؤن ساہیوال	(فٹ بال)
9۔ جناح سوئمنگ پول ساہیوال	(سوئمنگ)
10۔ ایگلز فٹ بال گراؤنڈ	فٹ بال)
11۔ رائے علی نواز سٹیڈیم چیچہ وطنی	(کرکٹ / کبڈی)
12۔ باسکٹ بال کورٹ چیچہ وطنی	(باسکٹ بال)
13۔ رائے علی نواز سوئمنگ پول چیچہ وطنی	(سوئمنگ)

(ب) 1۔ ظفر علی سٹیڈیم سنتھیٹک اتھلیٹکس ٹریک / فٹ بال گراؤنڈ

2۔ کرکٹ سٹیڈیم کمیر تحصیل و ضلع ساہیوال

3۔ فٹ بال گراؤنڈ R-6/95 تحصیل و ضلع ساہیوال

4۔ فٹ بال سٹیڈیم R-6/91 تحصیل و ضلع ساہیوال

5۔ فٹ بال گراؤنڈ R-6/96 تحصیل و ضلع ساہیوال

6۔ فٹ بال گراؤنڈ R-6/92 تحصیل و ضلع ساہیوال

(ج)1۔ڈسٹرکٹ جمنیزیم ساہیوال 66.856ملین

2۔ایگلز فٹ بال کلب ساہیوال 6.580ملین

3۔فٹ بال گراؤنڈ کی لیولنگ،پول، گراس / باسکٹ بال نیا کورٹ،Steps / 6.037ملین

بیڈ منٹن نیا کورٹ گورنمنٹ ہائی سکول ساہیوال

(د)ان گراؤنڈز اور جمنیزیم پر کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

(ہ)ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال کے جو موجودہ گراؤنڈز ہیں ان گراؤنڈز میں خواتین کے بھی مقابلہ جات کروائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ جمنیزیم جو کہ پنجاب گورنمنٹ کی اے ڈی پی سکیم جو مکمل ہو چکی ہے اس میں خواتین کے لیے باسکٹ بال، ٹیبل ٹینس، بیڈ منٹن بال، کراٹے کی سہولیات موجود ہیں اور سکولز کی لڑکیاں ریگولر پریکٹس کرتی ہیں۔اس کے علاوہ گرلز پائلٹ سکول، گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول فرید ٹاؤن، گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول جہاز گراؤنڈ، گورنمنٹ گرلز کالج ساہیوال میں درج ذیل کھیلوں کے گراؤنڈز موجود ہیں۔

1۔اتھلیٹکس 2۔باسکٹ بال 3۔والی بال 4۔نیٹ بال 5۔لان ٹینس 6۔ہاکی 7۔ہینڈ بال

(و)حکومت ضلع ساہیوال میں خواتین کی سپورٹس کے فروغ کے لیے سنتھیٹک ٹریک ظفر علی سٹیڈیم ساہیوال ہاکی گراؤنڈ کو مزید ڈویلپ کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔اسی طرح گورنمنٹ گرلز ہائی سکول L-9/90 میں گورنمنٹ ہاکی گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2014)

بروز پیر 29 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

لاہور: پی پی 144 اور 145 فضائی آلودگی میں اضافہ کی تفصیلات

*1602: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور پی پی 144 اور 145 میں فضائی آلودگی اور گندے پانی کی بناء پر ہیپاٹائٹس کی امراض بڑھ رہی ہے؟

(ب)اس علاقے کا فضائی آلودگی کا لیول کتنا ہے۔علاقہ وائز تفصیل بیان کریں؟

(ج) جن علاقہ جات کا فضائی آلودگی کا لیول مقررہ لیول سے زیادہ ہے تو اس پر محکمہ نے کیا ایکشن لیا ہے اور اس کے کیا نتائج آئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 26 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 30 اگست 2013)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ فضائی آلودگی براہ راست ہیپاٹائٹس کا سبب نہیں بنتی تاہم آلودہ پانی پینے کی وجہ سے ہیپاٹائٹس کی بیماری ہو سکتی ہے۔ پانی ابال کر پینے سے اس بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔

(ب) محکمہ تحفظ ماحول نے حال ہی اپنی موبائل لیبارٹری کے ذریعے لکھوڈیر گاؤں، مومن پورہ اور بند روڈ کے علاقے کی فضائی آلودگی کو چیک کیا ہے۔ سروے کے دوران یہ چیز سامنے آئی ہے کہ ان علاقہ جات میں گرد و غبار کا لیول National Environmental Quality Standards (NEQS) سے زیادہ ہے۔

(ج) محکمہ ماحولیات کے سروے کے مطابق پی پی 144 اور 145 میں تقریباً 213 سٹیل ملز کام کر رہی ہیں گیس کی لوڈ شیڈنگ اور کمی کی وجہ سے مل مالکان گاہے بگاہے پاؤڈر کوئلہ اور ٹائر بطور ایندھن استعمال کرتے ہیں محکمہ ماحولیات نے ان سٹیل ملوں سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کو چیک کرنے کیلئے ان کا معائنہ کیا تو یہ چیز سامنے آئی کہ فیکٹری مالکان نے کوئلہ اور ٹائر سے پیدا ہونے والی آلودگی کو کنٹرول کرنے کیلئے مناسب اقدامات نہ کئے ہیں محکمہ ان فیکٹریوں کے خلاف پنجاب انوائرنمنٹل پروٹیکشن ایکٹ مجریہ 1997 ترمیمی 2012 کی دفعہ 11، 12 اور 16 کے تحت قانونی کارروائی کر رہا ہے محکمہ نے مذکورہ بالا ایکٹ کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 149 فیکٹریوں کو Environmental Protection (EPO) Order جاری کر دیئے ہیں جس میں انہیں ٹائروں کو بطور ایندھن استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اپنے دھوئیں اور گیسوں کو کنٹرول کرنے کیلئے ضروری آلات / ٹیکنالوجی نصب کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ محکمانہ کارروائی کے نتیجے میں اب تک 31 سٹیل ملوں نے آلودگی کو کنٹرول کرنے کے آلات نصب کر لئے ہیں

EPO میں دی گئی ہدایات پر عمل نہ کرنے کی صورت میں، 53 فیکٹریوں کے کیس عدالتی کارروائی کیلئے ماحولیاتی ٹربیونل کو بھیج دیئے گئے ہیں جبکہ باقی فیکٹریوں کے کیسز ماحولیاتی ٹربیونل کو بھجوانے کیلئے تیار کئے جارہے ہیں 64 فیکٹریوں کو Hearing Notice جاری ہوچکے ہیں۔

ماحولیاتی عدالت کے ذریعے آلودگی پھیلانے والی ملوں کو تحفظ ماحول کے قانون مجریہ 1997 ترمیمی 2012 کی دفعہ (1)17 کے تحت 50 لاکھ روپے تک جرمانے کی بندش کی سزا ہوسکتی ہے اس بات کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ ان آلودگی پھیلانے والے کارخانوں کے خلاف ضروری قانونی کارروائی جاری رہے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2013)

بروز پیر 29 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

محکمہ تحفظ ماحولیات کو فراہم کئے گئے فنڈز و استعمال کی تفصیلات

*1790: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماحولیات کو ماحول کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنا فنڈ فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ فنڈز کن کن منصوبہ جات پر خرچ کئے گئے، ان کی سال وائز تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 6 اگست 2013 تاریخ ترسیل 4 نومبر 2013)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محکمہ ماحولیات پنجاب کو سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران بالترتیب 82.268 ملین روپے اور 43.795 ملین روپے کے فنڈ دیئے گئے۔

(ب)مذکورہ فنڈز سال 12-2011 میں 11 سکیموں پر اور سال 13-2012 میں 8 سکیموں پر خرچ ہوئے۔ سکیموں کے نام اور اخراجات Annex-A اور Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 دسمبر 2014)

ضلع جہلم: تاریخی عمارات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1225: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ ثقافت کے پاس تاریخی عمارات کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ب)ان عمارتوں کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات بتائیں؟

(ج)ان سالوں کے دوران کتنی آمدن ان سے حاصل ہوئی؟

(د)ان عمارات کی دیکھ بھال کیلئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کتنی عمارات خستہ حال ہیں اور ان پر کتنی رقم خرچ ہو سکتی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2013)

جواب

وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ضلع جہلم میں محکمہ امور نوجواناں، کھیل، آثار قدیمہ و سیاحت پنجاب کے تحت محفوظ عمارات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ قلعہ روہتاس

2۔ دربار حضرت ہوہو۔

3۔ دربار حضرت شاہ سلمان فارس

4۔ مسجد افغاناں

5۔ شیر شاہ سوری دور کا مقبرہ (ناقابل شناخت)

6۔دربار حضرت سیدن شاہ

7۔شیر شاہ سوری دور کا(ناقابل شناخت)خستہ مقبرہ

8۔جھنڈو کی سرائے

9۔مسجد، مندر، نندنہ

10۔خستہ مندر بعہ دروازہ ملوٹ

11۔راجہ مان سنگھ حویلی روہتاس قلعہ

12۔پہاڑی، مرتی، پنڈ داد نخان

13۔دو قدیمی مندر بھاگن واہ، ہرن پر ریلوے سٹیشن، جہلم۔

14۔نندنہ قلعہ کے کھنڈرات

(ب) محکمہ آثار قدیمہ نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران قلعہ روہتاس کی مرمت پر جو اخراجات کیے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ترقیاتی	غیر ترقیاتی
2011-12	2.000Million	0.180 Million
2012-13	3.5 Million	1.8 Million

(ج) قلعہ روہتاس سے سال 12-2011 اور 13-2012 میں حاصل شدہ آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے۔ یہ آمدن بذریعہ ٹھیکہ جات، داخلہ ٹکٹ، پارکنگ سٹینڈ، کنٹین سے حاصل ہوئی۔

2011-12	12,10,000/-
2012-13	13,40,000/-

(د) قلعہ روہتاس کی دیکھ بھال کیلئے محکمہ آثار قدیمہ کی طرف سے 2 مستقل ملازمین تعینات ہیں۔

(ہ) ضلع جہلم میں فی الحال قلعہ روہتاس کی خصوصی مرمت و دیکھ بھال کا کام سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت جاری ہے، سکیم کا کل تخمینہ 203.558 ملین روپے ہے اس میں حویلی مان سنگھ کی مرمت بھی شامل ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 07 جنوری 2015)</u>

بہاولنگر: غیر رجسٹرڈ پولٹری فارمز کی تعداد و دیگر تفصیلات

***1791**: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولنگر میں کتنے ایسے پولٹری فارمز ہیں جنہوں نے محکمہ سے این او سی حاصل نہیں کیا؟

(ب) محکمہ نے جن پولٹری فارمز کے خلاف کارروائی کی ان کے ناموں سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ان کو 2011-12 اور 2012-13 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا۔اس بجٹ کو کن کن مدات پر خرچ کیا گیا، اس کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 6اگست 2013 تاریخ ترسیل 4نومبر 2013)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ضلع بہاولنگر میں 39 پولٹری فارمز نے تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 12 کے تحت ماحولیاتی منظوری حاصل نہیں کیا۔

(ب) ان تمام پولٹری فارمز کو تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے ایکٹ کے سیکشن 16 کے تحت Environmental Protection Orders جاری کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے مزید قانونی کارروائی جاری ہے۔

(ج) ضلع بہاولنگر میں محکمہ تحفظ ماحول کے کل 8 ملازمین کام سرانجام دے رہے ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) 2011-12 میں۔/21,41,780 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا جس میں سے 16,92,780 روپے تنخواہوں پر خرچ کیے گئے اور بقیہ۔/4,49,000 روپے Utility Contingent Expenditure تھے جبکہ 2012-13 میں 27,45,648 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ جس میں سے۔/21,69,648 روپے تنخواہوں پر خرچ کیے گئے اور بقیہ۔/576000 روپے Utility & Contingent Expenditure تھے۔

(تاریخ وصولی جواب 25نومبر 2013)

ساہیوال: محکمہ سپورٹس سے متعلقہ فنڈز کے بارے میں تفصیلات

*3872: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 13-2012ء کے دوران ضلع ساہیوال محکمہ سپورٹس کے لئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا یہ فنڈ کس کس گورنمنٹ نے فراہم کیا؟

(ب) اس مالی سال کے دوران اس ضلع کی حدود میں کتنی رقم کھیلوں کے ٹورنامنٹ کروانے پر خرچ ہوئی نیز کس کس کھیل کے ٹورنامنٹ کروائے گئے؟

(ج) اگر خواتین کے کھیلوں کے ٹورنامنٹ بھی کروائے گئے تو ان کھیلوں کے نام اور خرچ کردہ رقم کی تفصیل فراہم کریں؟

(د) اس ضلع کی حدود میں محکمہ سپورٹس کے جو ملازم کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) اس ضلع میں کس کس کھیل کی ٹیمیں ہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 4 فروری 2014 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014)

جواب

وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ساہیوال نے ٹوٹل بجٹ محکمہ سپورٹس کے لیے پینتالیس لاکھ اڑتیس ہزار نو سو بیس روپے (4,538,920/-) روپے مختص کیا اور سپورٹس کی فروغ کے لئے نو لاکھ پچاس ہزار (950,000/-) روپے مختص کیے۔

(ب) نو لاکھ پچاس ہزار (9,50,000/-) روپے

تفصیل:-

1. ڈسٹرکٹ ریسلنگ ٹیم کی پنجاب گیمز میں شرکت کے لیے ٹریک سوٹ / یونیفارم خریدی گئی ہے۔
2. ڈسٹرکٹ اتھلیٹک ٹیم کی پنجاب گیمز میں شرکت کے لیے ٹریک سوٹ / یونیفارم خریدی گئی ہے۔

3. ڈسٹرکٹ سائیکلنگ ٹیم کی پنجاب گیمز میں شرکت کے لیے ٹریک سوٹ/یونیفارم خریدی گئی ہے۔

4. پنجاب انٹر ہائی سکولز بوائز اینڈ گرلز مقابلے شرکت ٹیمز بمقام لاہور۔

5. پنجاب انٹر میڈیٹ سپورٹس مقابلے منعقد ہوئے لاہور میں۔

6. پنجاب یوتھ میلے کے کھلاڑیوں کو نقد انعامات دیئے گئے۔

7. کراچی تا اسلام آباد واک بسلسلہ امن۔

8. سپورٹس سکول گیمز سپورٹس اتھلیٹکس مقابلے 10-9 فروری 2013 بمقام لاہور۔

9. آل پنجاب بیسٹ کرکٹ ٹورنامنٹ بمقام ساہیوال

10. سپورٹس پروگرام بسلسلہ جشن بہاراں سپورٹس مقابلے ساہیوال

11. ڈسٹرکٹ پریس کلب کی ٹیم کی پنجاب یوتھ میلہ لاہور میں شرکت۔

12. پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ ہاکی ٹورنامنٹ 11 تا 17 مارچ بمقام لاہور۔

13. پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ کبڈی ٹورنامنٹ بمقام رحیم یار خان

14. ڈسٹرکٹ گرلز ہاکی ٹیم کی شرکت بہاولپور

15. ڈسٹرکٹ اتھلیٹکس یوتھ ٹورنامنٹ لاہور۔

16. ڈسٹرکٹ شطرنج مقابلے لاہور

17. ڈسٹرکٹ تیراکی مقابلے ساہیوال۔

(ج) پنجاب یوتھ فیسٹیول میں گرلز سکولز و کالجز میں انٹر تحصیل، انٹر ڈسٹرکٹ کے مقابلہ جات کروائے گئے جن کے تمام تر اخراجات سکول و کالجز کی انتظامیہ نے برداشت کیے۔

(د)

ظہیر احمد	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر	گریڈ 17
نثار الحق	تحصیل سپورٹس آفیسر ساہیوال	گریڈ 16
خالی سیٹ	تحصیل سپورٹس آفیسر چیچہ وطنی	گریڈ 16

عبدالستار	کلرکDSOآفس ساہیوال	گریڈ7
افتخاراحمد	کلرکTSOآفس ساہیوال	گریڈ7
حق نواز	کلرکTSOآفس ساہیوال	گریڈ7
محمد یوسف	نائب قاصد ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس	گریڈ2

(ہ)ڈسٹرکٹ ساہیوال میں مندرجہ ذیل کھیلوں کی ٹیمیں ہیں:۔

1۔کرکٹ 2۔فٹ بال 3۔ہاکی 4۔والی بال 5۔کبڈی 6۔کراٹے
7۔تیکوانڈو 8۔باڈی بلڈنگ 9۔ویٹ لفٹنگ 10۔پاور لفٹنگ 11۔ریسلنگ 12۔سوئمنگ 13۔بلیئرڈ 14۔کرکٹ ٹیپ بال 15۔باسکٹ بال 16۔اتھلیٹکس 17۔ٹینس 18۔ٹیبل ٹینس
19۔بیڈمنٹن 20۔رسہ کشی 21۔شطرنج 22۔بیس بال 23۔ہینڈ بال 24۔ٹچ بال

(تاریخ وصولی جواب 21اکتوبر 2014)

ضلع لاہور:ماحولیاتی آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریاں ودیگر تفصیلات

*1792:ڈاکٹر نوشین حامد:کیاوزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)کیایہ درست ہے کہ سال 12۔2011اور 13-2012کے دوران محکمہ ماحولیات نے لاہور میں آلودگی پھیلانے والی کسی بھی فیکٹری کے خلاف کارروائی نہیں کی،اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

(ب)شمالی لاہور میں کتنی ایسی فیکٹریاں ہیں جو کوئلہ اور ٹائر جلا کر ماحولیاتی آلودگی کا باعث بن رہی ہیں نیز محکمہ ان کے خلاف کیاکارروائی عمل میں لارہاہے؟

(تاریخ وصولی 6اگست 2013 تاریخ ترسیل 4نومبر 2013)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف)یہ درست نہ ہے کہ محکمہ ماحولیات نے 12۔2011اور 13۔2012کے دوران لاہور میں آلودگی پھیلانے والی کسی بھی فیکٹری کے خلاف کارروائی نہیں کی۔ محکمہ ماحولیات نے آلودگی پھیلانے والی 613 فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997ء کے تحت کارروائی کی۔

(ب)سوئی گیس کی لوڈ شیڈنگ کے دوران شمالی لاہور میں سٹیل ملز ٹائر، ٹائر پاؤڈر اور پاؤڈر کوئلہ استعمال کرتی ہیں جس سے فضائی آلودگی جنم لیتی ہے۔ محکمہ ماحولیات نے 209 سٹیل ملز کے خلاف ماحولیاتی ایکٹ کے تحت کارروائی کرتے ہوئے۔ Environment Protection Order (EPO) جاری کیے ہیں۔محکمے کی کاوشوں کے نتیجے میں 80 سٹیل ملز نے "Wet Scrubber" لگالیے ہیں اور 34 سٹیل ملز کے "Wet Scrubber" تکمیل کے مراحل پر ہیں۔ مندرجہ بالا سٹیل ملز کی تفصیل بالترتیب Annex-A اور Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ضلعی دفتر ماحولیات لاہور نے آلودگی کنٹرول کرنے کیلئے مناسب اقدامات نہ کرنے پر 30 سٹیل ملز کو سیل کر رکھا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جنوری 2014)

بہاول پور: گھوسٹ سپورٹس ایونٹ کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*4200: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ A D C G بہاولپور کے پاس سمہ سٹہ بہاولپور میں ایک Ghost سپورٹس ایونٹ کروانے کی Pending inquiry ہے یہ انکوائری کب سے زیر التواء ہے اور کب تک ADCG اس کا فیصلہ فرمائیں گے ؟

(ب) مالی سال 12-2011 تا 14-2013 ڈرنگ سٹیڈیم بہاولپور کی تعمیر و ترقی اور مینٹیننس کے لئے کتنے کتنے فنڈ فراہم کئے گئے اس فنڈ کو کس کس کام و منصوبہ پر خرچ کیا گیا تھا اور ٹھیکیدار کو کام کی تکمیل پر ادائیگی کرنے والا افسر کون ہے ؟

(تاریخ وصولی 17 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 2 جون 2014)

جواب

وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ا۔ یہ کہ محمد جعفر بلوچ عرف ماما سابق فٹ بالر بہاول پور نے ایک شکایت درخواست ایک ہی حوالے سے مختلف فورم پر آفیسر انچارج ڈرنگ سٹیڈیم بہاول پور ڈسٹرکٹ فٹ بال ایسوسی ایشن بہاول پور۔ ارشاد علی قریشی (ریٹائرڈ) ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاول پور کے خلاف گزاری تھی جس میں متفرق الزامات عائد کئے گئے تھے۔ شکایت ہذا کی ایک کاپی ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر بہاول پور کو بغرض حسب ضابطہ کارروائی باتوسط محکمہ اینٹی کرپشن بہاول پور ریجن بہاول پور بھجوائی گئی تھی۔ جس پر ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر بہاول پور نے یہ درخواست ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاول پور کو بغرض رپورٹ مورخہ 2013۔09۔28 کو بھجوادی گئی تھی۔ جبکہ مذکورہ سپورٹس ایونٹ مورخہ 28-11-2012 تا 2012-12-12 تک منعقد ہوا تھا۔ جس کے حوالے سے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاول پور نے محکمہ سپورٹس سے وابستہ آفیسران بشمول ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاول پور کو طلب کیا اور جملہ حاضرین، ارشاد علی قریشی (ریٹائرڈ) ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاول پور، ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاول پور اور شکایت کنندہ محمد جعفر بلوچ عرف ماما کے بیانات قلمبند کئے گئے اور درخواستی کو بیانات پر جرح کا موقع دیا گیا۔ بیانات قلمبندی کے علاوہ ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاول پور اور ارشاد علی قریشی (ریٹائرڈ) ڈی او سپورٹس نے شکایت ہذا کی بابت اپنی مفصل رپورٹ مع دستاویزی ثبوت ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاول پور کو پیش کئے۔ کیونکہ شکایت کنندہ نے درخواست میں محکمہ سپورٹس کے فنانشل پہلو کا ذکر تھا۔ اس لئے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاول پور نے معاملہ ہذا کی آڈٹ رپورٹ محکمہ آڈٹ بہاول پور ریجن بہاول پور سے طلب کے لئے تحریر کیا۔ بعدازاں بالانتظار آڈٹ رپورٹ معاملہ ہذا دفتر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاول پور میں زیر التواء ہے۔ اس سلسلہ میں مزید عرض ہے کہ شکایت کنندہ کی درخواست پر محکمہ اینٹی کرپشن بہاول پور ریجن نے بحوالہ انکوائری نمبر 2013/755 CC انکوائری کی تھی اور بعد از سماعت انکوائری درخواست ہذا بے بنیاد ہونے کی وجہ سے مورخہ 2014۔01۔31 کو داخل دفتر کر دی گئی ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

II۔ یہ کہ یہاں یہ بھی بات واضح کی جاتی ہے کہ شکایت کنندہ محمد جعفر بلوچ عرف ماما نے بخدمت جناب (1) فیڈرل منسٹر سپورٹس اسلام آباد (2) جناب وزیر اعلی پنجاب (3) سیکرٹری سپورٹس پنجاب (4) ڈائریکٹر جنرل اینٹی کرپشن پنجاب (5) ڈائریکٹر جنرل سپورٹس پنجاب (6) ڈائریکٹر اینٹی کرپشن بہاول پور ریجن بہاول پور (7) ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر بہاول پور (8) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر بہاول پور (9) ڈائریکٹر آڈٹ بہاول پور ریجن کو تحریری درخواست مع بیان حلفی دیتے ہوئے تحریر کیا تھا کہ اس نے شکایت درخواست برخلاف ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس بہاول پور وغیرہ کسی کے اکسانے اور غلط فہمی کی وجہ سے گزاری تھیں۔ آج مورخہ 2013-11-08 سے میں اپنی تمام درخواستوں سے دستبردار ہوتا ہوں چونکہ غلط فہمیاں دور ہو گئی ہیں اور یہ جملہ درخواست شکایت ہائے داخل دفتر کر دی جائیں۔ نقل بیان حلفی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 12-2011 تا 14-2013 ڈرنگ سٹیڈیم بہاول پور کی تعمیر و ترقی اور مینٹیننس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 مارچ 2015)

فیصل آباد: پی پی 58 میں کارخانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1836: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 58 فیصل آباد میں اس وقت کتنی فیکٹریاں، کارخانے / ملیں اور یونٹ چل رہے ہیں؟

(ب) کن کن یونٹ اور کارخانوں نے محکمہ سے این او سی حاصل کیا تھا؟

(ج) یہ این او سی کس کس آفیسر نے جاری کیا تھا؟

(د) کون کون سے ادارے / یونٹ / کارخانے فضائی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں اور حکومت ان کے خلاف کوئی ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 21 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) پی پی 58 فیصل آباد میں 18 عدد فیکٹریاں (01 شوگر مل، 8 عدد کاٹن ویسٹ فیکٹریاں، 2 عدد آئل مل، 2 عدد ماربل فیکٹریاں اور 5 عدد برف کے کارخانے ہیں، تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور 17 عدد بھٹہ خشت چل رہے ہیں، تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) صرف ایک شوگر مل کو محکمہ تحفظ ماحول نے این او سی جاری کیا گیا ہے۔

(ج) ماحولیاتی منظوری تحفظ ماحول ایکٹ 1997ء کے سیکشن 12 کے تحت ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحفظ ماحول پنجاب کی سربراہی میں قائم کمیٹی جاری کرتی ہے۔

(د) جزو "الف" میں دی گئی فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997ء کے تحت کارروائی کی جارہی ہے اور اس ضمن میں ضلعی آفیسر ماحولیات فیصل آباد ضروری کوائف مرتب کر رہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 نومبر 2013)</u>

<u>صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات</u>

*4407: <u>جناب امجد علی جاوید</u>: کیا وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹیاں قائم کی گئیں ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سپورٹس کمیٹی کے ارکان کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کا دائرہ کار کیا ہے، اس کے اجلاس کے لئے کتنی مدت مقرر کی گئی ہے؟

(د)ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کو سال 13-2012ء میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے،اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 27مارچ 2014 تاریخ ترسیل 11جون 2014)

جواب

وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس،آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف)درست ہے کہ ابتداً بذریعہ نوٹیفکیشن نمبر SO(B&A)2-6/2005 مورخہ 09-12-2011 پنجاب کے تمام اضلاع میں سپورٹس کونسلز کے قیام کے احکامات جاری کئے گئے تھے۔

(ب)ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سپورٹس اینڈیوتھ ڈویلپمنٹ کونسل درج ذیل ممبران پر مشتمل ہے

1	محترم جنید انوار چودھری ایم این اے ٹوبہ ٹیک سنگھ	کنوینئر
2	محترم چودھری اسدالرحمان،ایم این اے کمالیہ	ممبر
3	محترم چودھری خالد جاوید وڑائچ،ایم این اے گوجرہ	ممبر
4	محترم کرنل(ر)سردار محمد ایوب خان،ایم پی اے،ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
5	محترمہ مس نازیہ راحیل،ایم پی اے،کمالیہ	ممبر
6	ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
7	ای ڈی او(ایف اینڈپی)ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
8	ای ڈی او(ہیلتھ)ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
9	ای ڈی او(سی ڈی)ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
10	ای ڈی او(ایجوکیشن)ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
11	ای ڈی او(ورکس اینڈ سروسز)ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
12	ای ڈی او(ایگریکلچر)ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
13	ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر

14	ڈی او (کو اپریٹو) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
15	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (لوکل گورنمنٹ) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
16	ڈی او (انفارمیشن) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
17	نمائندہ پی ٹی وی	ممبر
18	ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ	سیکرٹری
19	محترم شاہد اگروال	ممبر
20	محترمہ پروین ارشد، پرنسپل گورنمنٹ گرلز کالج ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
21	محترم نسیم طاہر، صدر ڈسٹرکٹ ایتھلیٹکس ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
22	محترم چودھری عبدالمجید، سیکرٹری ڈسٹرکٹ کبڈی ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
23	محترم خاور زمان، سیکرٹری ڈسٹرکٹ ہاکی ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
24	محترم طاہر ایوب، سیکرٹری ڈسٹرکٹ باکسنگ ایسوسی ایشن ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر
25	محترم مظہر حسین، سابقہ انٹرنیشنل والی بال پلیئر	ممبر
26	محترم نازیہ رحمت، سابقہ کپتان نیشنل وویمن ہاکی ٹیم	ممبر
27	ڈپٹی ڈائریکٹر (کالجز) ٹوبہ ٹیک سنگھ	ممبر

(ج) ڈسٹرکٹ سپورٹس کونسل کے پاس مندرجہ ذیل افعال انجام دینے کے اختیارات ہیں:۔

(الف) متعلقہ ضلع میں کھیلوں کو فروغ دینا اور جنرل پالیسی مرتب کرنا۔

(ب) حکومت کی طرف سے منظور شدہ پالیسی کے مطابق منتخب شدہ سائٹس پر کھیلوں کی سہولیات اور سپورٹس کمپلیکس کا قیام۔

(ج) مختص کردہ کھیلوں کے میدانوں، گراؤنڈ یا دیگر سہولیات کی ترقی، مرمت یا ان کو آپریشنل رکھنے کیلئے دیگر ذرائع سے امداد حاصل کرنے کے لئے پالیسی مرتب کرنا۔

(د) حکومت کی منظور شدہ پالیسی کے مطابق نجی اسپانسر شپ کے ذریعے منتخب شدہ کھیلوں کے میدانوں اور سائٹس کی ترقی اور بحالی کی حوصلہ افزائی کرنا۔

(ہ)ایسے افراد کی خدمات حاصل کرنا جن کی مدد یا مشورہ کھیل کے میدانوں اور گراؤنڈز کی ترقی کیلئے مناسب ہو اور اس مقصد کیلئے قواعد و ضوابط وضع کرنا۔

(و)کھیلوں کے فروغ کی سرگرمیاں سرانجام دینا اور اسطرح کے ضروری اقدامات کرنا جن کے ذریعے مندرجہ بالا اغراض و مقاصد کا حصول ممکن ہو۔

ڈسٹرکٹ سپورٹس اینڈ یوتھ ڈویلپمنٹ کونسل کا اجلاس یوتھ فیسٹیول یا اس طرح کے بڑے مقابلہ جات کے انعقاد سے قبل کیا جاتا ہے اور ایگزیکٹو کمیٹی بالعموم دیگر معاملات کا فیصلہ کرتی ہے تاہم جب بھی ضروری ہو اجلاس بلایا جا سکتا ہے۔

(د) سال 13۔2012 میں کھیلوں کے فروغ کیلئے ضلعی حکومت ٹوبہ ٹیک سنگھ کی طرف سے مبلغ 30 لاکھ روپے مختص کیئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اگست 2014)

فیصل آباد: سمندری ڈرین میں آلودہ پانی ڈالنے والی فیکٹریوں کے نام و دیگر تفصیلات

*1837: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سمندری ڈرین فیصل آباد میں کس کس فیکٹری / مل / کارخانہ / یونٹ کا استعمال شدہ آلودہ پانی ڈالا جارہا ہے ان کے نام اور مالکان کے نام کیا ہیں؟

(ب) ان کے خلاف محکمہ نے یکم جنوری 2011 سے آج تک کیا ایکشن لیا ہے؟

(ج) اس سمندری ڈرین کے آلودہ پانی کی وجہ سے اس علاقہ میں جو فضائی آلودگی اور پانی کی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے، اس کی روک تھام کے لئے محکمہ کیا ایکشن لے رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 21 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) سمندری ڈرین فیصل آباد میں 20 عدد فیکٹریوں کا آلودہ پانی ڈالا جا رہا ہے۔ ان فیکٹریوں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ہذا سمندری ڈرین کی فضائی و آبی آلودگی کی بابت 20 عدد فیکٹریوں کے خلاف قانونی کارروائی کر رہا ہے۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان میں سے 8 فیکٹریوں کو پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997ء کے سیکشن 16 کے تحت Environmental Protection Orders جاری ہو چکے ہیں، تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ سات فیکٹریوں کو ذاتی شنوائی کے نوٹس جاری کیے جا چکے ہیں، تفصیل (Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، جبکہ بقیہ پانچ پر ابتدائی قانونی کارروائی مکمل کی جا رہی ہے۔

(ج) جواب جزو "ب" میں دیا جا چکا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 12 نومبر 2013)</u>

<u>حلقہ پی پی 86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کھیلوں کی گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات</u>

*4916: <u>جناب امجد علی جاوید</u>: کیا وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حلقہ پی پی 86 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں نوجوانوں کے لئے کھیلوں کی گراؤنڈز میسر ہیں اگر ہاں تو کہاں اور کون کونسے کھیلوں کی گراؤنڈز میسر ہیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ حلقہ میں نوجوانوں کے لئے کرکٹ، ہاکی، فٹ بال اور دیگر کھیلوں کی گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2014 تاریخ ترسیل 10 جولائی 2014)

جواب

وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف)حلقہ پی پی 86 میں کھیلوں کے میدان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) جی ہاں! حکومت مذکورہ حلقہ میں نوجوانوں کیلئے کھیلوں کی مزید گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 3 اکتوبر 2014)

ضلع فیصل آباد: محکمہ تحفظ ماحول کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*2132: میاں طاہر: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟
(ب) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کتنی رقم کن کن منصوبہ جات پر خرچ ہوئی؟
(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید اور ان کی دیکھ بھال پر خرچ ہوئی؟

(تاریخ وصولی 23 اگست 2013 تاریخ ترسیل 19 نومبر 2013)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محکمہ تحفظ ماحول ضلع فیصل آباد کو سال 12۔2011 کے دوران ملازمین کی تنخواہوں (Salary) کی مد میں۔/Rs:90,64,158 (نوے لاکھ چونسٹھ ہزار ایک سو اٹھاون روپے) اور دیگر دفتری اخراجات (Non Salary) کی مد میں۔/Rs: 7,13,331 (سات لاکھ تیرہ ہزار تین سو اکتیس روپے) جبکہ سال 13۔2012 کے دوران ملازمین کی تنخواہوں (Salary) کی مد میں۔/Rs. 1,03,50,796 (ایک کروڑ تین لاکھ پچاس ہزار سات سو چھیانوے روپے) اور دیگر دفتری اخراجات (Non Salary) کی مد میں ۔/Rs:13,95,151 (تیرہ لاکھ پچانوے ہزار ایک سو اکیاون روپے) کی رقم فراہم کی گئی۔
(ب) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران ضلع فیصل آباد میں فضائی آلودگی اور آبی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کوئی منصوبہ بنایا گیا تھا اور نہ ہی اس مد میں کوئی رقم خرچ ہوئی کیونکہ محکمہ

تحفظ ماحول کا کردار ریگولیٹری ہے۔اس محکمے کا کام تحفظ ماحول ایکٹ 1997ء پر عملدرآمد کراتے ہوئے Polluters کے خلاف کارروائی کرنا ہے جبکہ آلودگی کنٹرول کرنے کے منصوبہ جات متعلقہ سرکاری و پرائیویٹ اداروں کا کام ہے۔

(ج) سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران دفتر ہذا نے کوئی نئی گاڑی نہ خریدی ہے۔تاہم سال 12۔2011 کے دوران گاڑیوں کی دیکھ بھال اور مرمت کے لئے مبلغ۔/Rs:6200 (چھ ہزار دو سو روپے) اور سال 13۔2012 کے دوران دو عدد سرکاری گاڑیوں اور دو عدد موٹر سائیکلوں پر (Suzuki APV Model 2009) اور (Suzuki Jeep Potohar Model 2007) پر۔/Rs:1,07,388 (ایک لاکھ سات ہزار تین سو اٹھاسی روپے) خرچ کئے گئے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 دسمبر 2013)

کرکٹ اور فٹبال کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

*5174: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ اس وقت ضلع کا درجہ رکھتا ہے جبکہ ایک ہاکی سٹیڈیم ہے جو اپنی مدد آپ کے تحت بنایا گیا ہے اور چنیوٹ میں کوئی کرکٹ اور فٹبال کا گراؤنڈ نہیں ہے؟

(ب) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو چنیوٹ میں فٹبال اور کرکٹ گراؤنڈ کب تک تعمیر کئے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی 21 اکتوبر 2014 تاریخ ترسیل یکم جنوری 2015)

جواب

وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف) ہاں۔ درست ہے چنیوٹ کو ضلع کا درجہ دے دیا گیا ہے۔ چنیوٹ میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس کی تحویل میں فٹ بال اور کرکٹ گراؤنڈ نہیں ہے۔ جبکہ گورنمنٹ اسلامیہ کالج چنیوٹ میں فٹ بال اور کرکٹ کا گراؤنڈ ہے۔ دیگر گراؤنڈز بھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہیں۔ چنیوٹ شہر میں ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس کوئی سپورٹس سٹیڈیم، سپورٹس کمپلیکس اور منی سٹیڈیم وغیرہ نہیں ہے۔ البتہ (08-2007) میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب سپورٹس کمپلیکس زیر تعمیر کر رہی تھی۔ اس وقت تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں واقع تھا۔ لیکن جولائی 2009 میں زیر تعمیر سپورٹس کمپلیکس ڈسٹرکٹ پولیس چنیوٹ کو دے دیا تھا۔ جہاں پر اب پولیس لائن واقع ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس چنیوٹ، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ چنیوٹ کے ساتھ مل کر شب و روز محنت کر رہے ہیں تاکہ چنیوٹ شہر میں کوئی سرکاری رقبہ مل سکے تاکہ وہاں فٹ بال، کرکٹ گراؤنڈز اور سپورٹس کمپلیکس بنایا جا سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 مارچ 2015)

ماحولیاتی آلودگی کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

*3843: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ماحولیاتی آلودگی کی کون کونسی اقسام ہیں۔ حکومت ان کے تدارک اور روک تھام کر لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کیلئے سال 12-2011ء اور 13-2012ء میں کتنے فنڈز خرچ کیے گئے؟

(ج) مذکورہ بالا سالوں میں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے میں کتنی کامیابی حاصل ہوئی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2014   تاریخ ترسیل 5 مئی 2014)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) ماحولیاتی آلودگی کی مختلف اقسام ہیں۔ ان میں سے پہلی قسم پانی کی آلودگی ہے۔ پانی کے ذخائر جہاں پینے کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ وہاں وہ گندے اور فالتو پانی کو وصول کرنے اور جذب کرنے کیلئے بھی استعمال ہوتے ہیں۔ ندی نالے، دریا، جھیلیں اور سمندر انکی مثالیں ہیں۔ ان تمام وسائل کی اپنی محدود خودکار صفائی کی قوت ہے۔ شہروں اور صنعتوں کا گندہ پانی بغیر کسی Treatment کے ندی نالوں اور دریاؤں میں پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ گندگی جب اس آبی وسائل کی خودکار قوت صفائی سے زیادہ ہو جاتی ہے تو وہ آبی وسائل آلودہ ہو جاتے ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی کی دوسری قسم ہوا کی آلودگی ہے۔ لاتعداد گاڑیوں اور صنعتی چمنیوں سے نکلنے والا دھواں ہوا میں داخل ہو کر اسے آلودہ کر دیتا ہے۔ گاڑیوں اور صنعتی چمنیوں سے نکلنے والے دھوئیں میں سلفر ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ اور دیگر زہریلی گیسیں اور زہریلے مادے ہوتے ہیں۔ چونکہ جس ہوا میں ہم رہتے ہیں اس کو سانس کے ذریعے ہم براہ راست وصول کرتے ہیں۔ اس لیے اگر ہوا میں آلودہ مادے موجود ہونگے تو وہ انسانی صحت پر براہ راست اثر انداز ہونگے۔

شور کی آلودگی بھی ماحولیاتی آلودگی کی ایک قسم ہے۔ پرانی ڈیزل گاڑیوں، رکشاؤں کے سائلنسروں اور گاڑیوں کے ہارن بجانے کی وجہ سے مصروف شاہراؤں کے قرب و جوار میں یہ مسئلہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ زیادہ شور میں اعصابی تناؤ اور دیگر اعصابی بیماریاں لاحق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ٹھوس ضائع شدہ مواد کی آلودگی بھی ماحولیاتی آلودگی کا ایک حصہ ہے گھروں، ہوٹلوں، ریستورانوں، فیکٹریوں اور عوام الناس کے استعمال کی دیگر جگہوں سے کوڑا کرکٹ اور ٹھوس مواد یعنی Solid Waste کو کسی مؤثر نظام کی غیر موجودگی میں گھروں کے باہر یا آبادیوں کے اندر کسی

جگہ پر پھینک دیا جاتا ہے۔اس وجہ سے ایسی جگہوں سے بیماریاں پھیلتی ہیں اور بدبو آتی ہے۔مزید برآں کسی علاقے کی جمالیاتی خوبصورتی کو بھی یہ آلودگی متاثر کرتی ہے۔

اس آلودگی کے تدارک اور روک تھام کیلئے محکمہ ہذا کی ٹیمیں فیکٹریوں اور دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کاروائی کرتی ہیں۔آلودگی کی مرتکب پائی جانے والی فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔ماحولیاتی شکایات یا سروے کی روشنی میں آلودگی کا باعث بننے والی فیکٹریوں کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے سیکشن 16 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے سال 2011 سے 2013 تک 4256 فیکٹریوں کو EPO جاری کئے۔2011 سے لے کر 2013 تک ادارہ ہذا کی لیبارٹری میں تقریباً 300 آبی نمونوں اور 166 فضائی آلودگی کا سبب بنے والی فیکٹریوں کے دھوئیں کا تجزیہ کیا آلودگی کے تدراک اور روک تھام کیلئے محکمہ کے مندرجہ بالا اقدامات کے مثبت نتائج سامنے آرہے ہیں۔

(ب) محکمہ نے ماحولیاتی مسائل کو مؤثر انداز میں حل کرنے کیلئے 12-2011 اور 13-2012 میں 12 اور 8 ترقیاتی سکیموں پر کام کیا۔ان ترقیاتی سکیموں کی تفصیل Annex- A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ تحفظ ماحول پنجاب ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے کیلئے اپنے محدود وسائل کے ساتھ مسلسل مصروف عمل ہے چیدہ چیدہ کامیابیاں مندرجہ ذیل ہیں۔

1. محکمہ کی کاوشوں کے نتیجے میں لاہور میں 160 سٹیل ملز Wet Scrubber لگا چکی ہیں۔ شہر لاہور میں دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 2012 میں 4790 اور 2013 میں 2419 گاڑیوں کا چلان اور 1945646 روپے جرمانہ کیا گیا۔ فضائی آلودگی کا باعث بننے والے Pyrolysis plant جو ٹائروں سے تیل نکالتے اور ٹائر کاربن تیار کرتے ہیں ان میں سے 22 غیر قانونی کارخانوں کو بند کر دیا گیا ہے اور بقیہ کے خلاف کارروائی جاری ہے۔لاہور کینال میں پڑنے والے گندے پانی کے 32 نالوں کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے اور ہڈیارہ ڈرین میں بہنے والے گندے پانی کی ٹریٹمنٹ کیلئے ایک

پروجیکٹ(PC-II)تیاری کے آخری مراحل میں ہے محکمے کو باقی شہروں میں بھی ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے۔

2. فیصل آباد میں 18 فیکٹریوں میں Waste Water Treatment Plant اور 45 یونٹس میں Air Pollution Control Devices لگ چکے ہیں۔

3. گوجرانوالا میں 2 Waste Water Treatment Plant اور 17 فیکٹریوں میں فضائی آلودگی کنٹرول کرنے کیلئے آلات نصب ہو چکے ہیں۔

4. ملتان میں WASA ایک بڑا Waste Water Treatment Plant لگا چکا ہے اور پاک عرب فیکٹری میں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ اور Air Pollution Control System نصب ہے۔ اسکے علاوہ Tanneries کو ملتان کے شہری علاقے سے انڈسٹریل اسٹیٹ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

5. شیخوپورہ میں 14 فیکٹریوں نے Waste Water Treatment Plant اور 30 نے Air Pollution Control System نصب کر لئے ہیں۔

6. سیالکوٹ شہر سے Tanneries کو شفٹ کرنے کیلئے Sialkot Taney Zone بنایا جا رہا ہے۔ پنجاب حکومت نے اس کام کیلئے 294.4 ملین روپے فراہم کئے ہیں۔

7. قصور میں 21 فیکٹریاں ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس اور 30 Air Pollution Control System نصب کر چکی ہیں۔

8. جھنگ میں 2 فیکٹریوں نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس اور 99 نے Air Pollution Control System لگا لئے ہیں۔

9. محکمہ نے سال 2012,2011 اور 2013 میں بالترتیب 619, 880 اور 1492 پراجیکٹس کو NOC جاری کئے اور 19.085, 17.44 اور 21.488 ملین روپے فیس کی مد میں گورنمنٹ کے خزانے میں جمع کروائے۔

10. محکمے نے سال 2011، 2012 اور 2013 میں 670، 447 اور 831 فیکٹریوں کے خلاف مقدمات ماحولیاتی ٹربیونل میں دائر کیے۔

11. محکمہ کی لیبارٹریوں نے آلودگی پھیلانے والے کارخانوں / فیکٹریوں کے مالکان کو کٹہرے میں لانے کیلئے 1316 پانی کے نمونے اور 177 فضائی آلودگی پیدا کرنے والے ذرائع کے نمونے اکٹھے کر کے ٹیسٹ کئے۔

12. حکومت پنجاب نے جنوبی پنجاب کی 21 تحصیلوں میں میونسپل ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ اور Sanitary Landfill Sites بنانے کیلئے ایک پراجیکٹ چلایا اور اس پراجیکٹ کے تحت 16 تحصیلوں میں MWTP اور Sanitary Landfill Sites تعمیر ہو چکی ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 23 جون 2014)</u>

<u>بہاول پور: لال سوہانرہ پارک اور ریزارٹ سے متعلقہ تفصیلات</u>

*5462: <u>ڈاکٹر سید وسیم اختر</u>: کیا وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بہاولپور میں لال سوہانرہ پارک اور Resort میں سیاحوں اور عوام کی سہولیات کے لئے کون کون سے انتظامات ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے، کیا سال 15-2014ء میں اس کو مزید Develop کے لئے کیا منصوبہ جات بنائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی اور فورٹ منرو کے لئے مالی سال 14-2013ء اور 15-2014 میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اور کون کونسے نئے منصوبہ جات بنائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 12 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 04 فروری 2015)

جواب

وزیر یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ اور سیاحت

(الف)1۔بہاولپور میں واقع لال سوہانرا پارک محکمہ جنگلات کے کنٹرول میں ہے تاہم ٹی ڈی سی پی نے سیاحوں کی سہولت کے لئے پچیس (25) کنال رقبہ پر محیط ایک ریزارٹ قائم کی اور حال ہی میں اسے Renovate کیا گیا ہے۔ریزارٹ میں دس عدد ائیر کنڈیشن کمرے، ڈائنگ ہال، تین عدد پبلک ٹوائلٹس، کار پارکنگ ایریا اور فلٹرڈ (Filtered) واٹر سوئمنگ پول کا اضافہ کیا گیا ہے۔یہ ریزارٹ حال ہی میں Renovate کی گئی ہے اور اب یہ Operational ہے۔

(ب)مری ڈویلپمنٹ اتھارٹی ایک خود مختار ادارہ تھا جسے حکومت نے ختم کر دیا تھا جس کا ٹورازم ڈویلپمنٹ کارپوریشن سے کوئی تعلق نہ ہے۔

فورٹ منرو کے لئے چیئر لفٹ کے قیام کے لئے فراہم کردہ بجٹ برائے مالی سال 14۔2013اور 15۔2014 مع منصوبوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال 14۔2013

ا۔ منصوبہ	زمین برائے چیئر لفٹ فورٹ منرو
مختص کردہ بجٹ	30.00 ملین روپے
خرچ کردہ رقم۔	30.00 ملین روپے

مالی سال 15۔2014

جاری منصوبہ زمین برائے چیئر لفٹ فورٹ منرو

مختص کردہ بجٹ	30.100 ملین روپے
خرچ کردہ رقم	23.996 ملین روپے

اس منصوبہ کے تحت 306 کنال اور 5 مرلہ زمین حاصل کرنا مقصود تھا جس کی لاگت 53.996 ملین بنتی ہے اس سے پہلے 30 ملین سال 14۔2013 میں ادا کر دیئے گئے اور بقایا رقم 23.996 ملین سال 15۔2014 میں ادا کی گئی۔

نئے منصوبے

I۔ڈویلپمنٹ آف ماسٹر پلان برائے فورٹ منرو

مختص کردہ بجٹ 20.00ملین روپے۔

II۔تنصیب چیئر لفٹ کھر سے فورٹ منرو

مختص کردہ رقم 470.00ملین روپے

اوپر بیان کردہ دونوں نئے منصوبے وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات پر نئے قائم کردہ محکمہ فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے حوالے کر دیئے گئے ہیں جو کہ محکمہ ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ آف پنجاب کا ماتحت ادارہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 05مارچ 2015)

ماحولیاتی ٹربیونل سے متعلقہ تفصیلات

*5357: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماحولیاتی ٹربیونل کے پاس 50لاکھ تک جرمانہ عائد کرنے کا اختیار ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں صنعتی آلودگی کے لئے حکومت نے کل کتنے سکواڈ مقرر کر رکھے ہیں؟

(ج) ضلع لاہور میں سال 2013اور 2014کے دوران کل کتنے صنعتی مالکان کو ماحولیاتی ایکٹ کے سیکشن 16کے تحت جرمانہ / سزائیں دی گئیں نیز جن صنعتی مالکان کو جرمانہ ان کی تفصیل اور جن صنعتی مالکان کو سزا ہوئی، الگ الگ تفصیل فراہم کریں؟

(د) سال 2014کے دوران ضلع لاہور کے انڈسٹریل ایریاز میں صنعتی آلودگی میں ملوث کتنی باعث فیکٹریوں کو سیل کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 26نومبر 2014 تاریخ ترسیل 12جنوری 2015)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ درست ہے کہ ماحولیاتی ایکٹ کے سیکشن (1)17 کے تحت ماحولیاتی ٹریبونل کو پچاس لاکھ تک جرمانہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں ڈسٹرکٹ آفیسر (ماحولیات) کے پاس کل آٹھ انسپکٹرز ہیں جو لاہور ڈسٹرکٹ میں واقع آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی کرتے ہیں۔

(ج) ضلع لاہور میں سال 2013 میں 16 صنعتی مالکان اور 2014 میں 14 صنعتی مالکان کو بالترتیب پانچ لاکھ پینسٹھ ہزار روپے اور تین لاکھ ستر ہزار روپے جرمانہ ہوا۔

ماحولیاتی ایکٹ کے تحت صنعتی مالکان کے خلاف عدالتی فیصلوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع لاہور میں انڈسٹریل ایریاز صرف دو ہیں سال 2014 کے دوران انڈسٹریل ایریا میں کوئی صنعتی یونٹ سیل (Seal) نہ کیا گیا البتہ خود ساختہ انڈسٹریل ایریا اور آبادیوں کے گردونواح میں واقع 186 فیکٹریوں کو سیل (Seal) کیا گیا جو اپنی آلودگی سے عوام الناس کی صحت کو متاثر کر رہی تھیں۔ فیکٹریوں کی لسٹ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ کی کارروائی کے نتیجے میں 194 سٹیل ملوں نے Wet Scrubber لگوا لیے ہیں جس سے فضائی آلودگی میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 4 مارچ 2015)

صوبائی دارالحکومت لاہور میں ماحولیاتی آلودگی سے متعلقہ تفصیلات

*5450: ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں دن بدن ماحولیاتی آلودگی بڑھ رہی ہے، ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب)14-2013ء میں ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں، اس سے کتنے فیصد کامیابی ہوئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں آلودگی پھیلانے کا سبب بنتی ہیں؟ ان کی روک تھام کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیل بتائی جائے۔

(د) کیا حکومت ماحولیاتی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے شجر کاری کی مہم اور اس کی افادیت کے متعلق کوئی پروگرام مرتب کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 نومبر 2014 تاریخ ترسیل 30 جنوری 2015)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) لاہور شہر میں ماحولیاتی آلودگی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو کنٹرول کرنے کیلئے حکومت پنجاب نے کئی اقدامات اٹھائے ہیں چند اہم اقدامات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) لاہور شہر میں فضائی آلودگی کا بڑا سبب شمالی لاہور میں واقع سٹیل ملز ہیں محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے ان سٹیل ملز کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے 190 سٹیل ملوں میں فضائی آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات یعنی Wet Scrubber لگوائے ہیں۔

(ii) بڑے شہروں میں فضائی آلودگی کا ایک اہم سبب گاڑیاں ہیں محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے دھواں دینے والی اور شور کرنے والی گاڑیوں کے خلاف سخت کارروائی کی ہے جس کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(iii) پنجاب تحفظ ماحول ایکٹ 1997 کے تحت کارروائی کرتے ہوئے 220 سٹیل ملوں کو ماحولیاتی آلودگی کنٹرول کرنے کے Environmental Protection Order جاری کیے ہیں آبی آلودگی پیدا کرنے والی فیکٹریوں کے خلاف کارروائی

کرتے ہوئے 493 فیکٹریوں کو ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ کیلئے Environmental Protection Order جاری کیے ہیں۔

(iv) لاہور شہر میں حکومت پنجاب نے گرد و غبار سے پھیلنے والی آلودگی کو کنٹرول کرنے کیلئے تمام بڑی سڑکوں کو بہتر بنایا ہے۔ میٹرو بس منصوبہ Euro II بسیں، فلائی اوورز، انڈر پاسسز اور بڑی سڑکوں کے چوراہوں کی کشادگی اور یوٹرن کی فراہمی سے ٹریفک سے ٹریفک کی روانی میں بہتری اور گرد و غبار / دھوئیں میں خاطر خواہ کمی آئی ہے جس سے فضائی آلودگی کا لیول نیچے آیا ہے۔

(v) سڑکوں سے تجاوزات کے خاتمے اور PHA کیطرف سے شجر کاری اور Land Scaping سے گرد و غبار میں کمی اور ماحول میں خوبصورتی آئی ہے۔ مندرجہ بالا اقدامات کے نتیجے میں شہر کے ماحول میں بہتری آئی ہے۔ البتہ سوئی گیس کی لوڈشیڈنگ کی وجہ سے فیکٹریوں نے متبادل ایندھن (ٹائر کاربن، لکڑی، ٹائر وغیرہ) کا استعمال کرنا شروع کر دیا جس پر قانونی کارروائی کرکے قابو پا لیا گیا ہے۔

(ب) 14-2013 میں آلودگی کے خاتمے کے سلسلہ میں حکومت نے جو اقدامات اٹھائے ہیں اس سے ماحولیاتی آلودگی میں خاطر خواہ کمی آئی ہے۔

(ج) بڑے شہروں میں فضائی آلودگی کا ایک اہم سبب دھواں چھوڑنے والی گاڑیاں ہیں لاہور شہر میں ایسی گاڑیوں کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لاہور میں شجر کاری کے لیے PHA کا ادارہ موجود ہے جس نے پچھلے چند سالوں میں شجر کاری اور Land Scaping کے سلسلہ میں بہت اچھے اقدامات کئے ہیں پارکوں اور سڑکوں کے کنارے انکی کارکردگی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 4 مارچ 2015)</u>

لاہور	رائے ممتاز حسین بابر
مورخہ 7 مارچ 2015	سیکرٹری

بروز پیر 9 مارچ 2015 بابت محکمہ جات:۔ 1۔یوتھ آفیئرز، سپورٹس، آثار قدیمہ و سیاحت اور 2۔ تحفظ ماحول
کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	2847۔2848۔3871۔3872
2	محترمہ راحیلہ انور	765۔1185۔1225
3	ڈاکٹر نوشین حامد	2670۔1602۔1790۔1791۔1792
	ڈاکٹر سید وسیم اختر	4200۔5462
	جناب احسن ریاض فتیانہ	1836۔1837
	جناب امجد علی جاوید	4407۔4916
	میاں طاہر	2132
	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	5174
	چودھری اشرف علی انصاری	3843
	محترمہ نگہت شیخ	5357
	ڈاکٹر عالیہ آفتاب	5450